ماڈیول ۳۰

زیادہ سے زیادہ مدت نفاس

پہلا قول: فقہ حنفیہ اور فقہ حنابلہ کے مطابق نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔

دلیل: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاس والی عورتیں چالیس دن کا انتظار کیا کرتی تھیں۔(ابو داود، حدیث: 311) اس حدیث میں اس بات کا تذکرہ ہے کہ اکثر عورتیں چالیس دن تک نفاس کا خون دیکھتی تھیں، جس سے چالیس دن کی مدت کو عام روایت قرار دیا گیا۔

اس میں مدد کی حد بندی نہیں ہے۔بعض عورتوں کے بارے میں موجود ہے ایک عورت جسے سبعہ اسلمیہ کہا گیا ہے، کے شوہر نے اسے طلاق دی یا وہ فوت ہو گئے، اور ولادت کے تھوڑی دیر بعد ہی وہ پاک ہو گئی۔اس نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ کیا وہ اب شادی کر سکتی ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہاں، کیونکہ جب عورت پاک ہو جائے تو اس پر طہارت کا حکم لاگو ہو جاتا ہے، چاہے چالیس دن کا انتظار نہ بھی کیا جائے۔

دوسرا قول: فقہ مالکیہ اور فقہ شافعیہ کے مطابق نفاس کی زیادہ سے زیادہ مدت ساٹھ دن بھی ہو سکتی ہے۔

دلیل: امام نووی رحمہ اللہ نے نقل کیا کہ اس سلسلے میں کوئی قطعی دلیل موجود نہیں، اور ہر معاشرت اور جسمانی حالت کے مطابق یہ مدت مختلف ہو سکتی ہے۔امام نووی کا کہنا ہے کہ اگر خون دو ماہ تک جاری رہے تو نفاس ہی شمار کیا جا سکتا ہے۔

راجح قول:

عام طور پر چالیس دن کا قول راجح ہے، اور اگر عورت چالیس دن میں پاک نہ ہو تو طبیب (ڈاکٹر) سے رجوع کرنا بہتر ہو گا۔اگر ڈاکٹر کہے کہ خون بیماری کی وجہ سے ہے تو اس کا شمار استحاضہ میں ہو گا، ورنہ نفاس ہی سمجھا جائے گا۔

استحاضہ کے احکام

استحاضہ ایک ایسی حالت ہے جس میں عورت کے مخصوص ایام ختم ہونے کے بعد بھی مسلسل خون جاری رہتا ہے، جو کہ بیماری کا خون سمجھا جاتا ہے۔استحاضہ کا لفظی معنی ہے "بیماری کے خون کا جاری رہنا"، اور اس کی احکام اور عبادات میں حیض اور نفاس سے مختلف ہیں۔

استحاضہ اور حیض میں فرق

صاحبہُ عادت

وہ عورت جس کی حیض کے مخصوص دن مقرر ہوں (جیسے چھ یا سات دن) اور اس دوران ہی خون آتا ہو، لیکن اگر یہ خون مسلسل جاری رہے تو عادت والے دنوں میں حیض شمار ہوں گے اور باقی دن استحاضہ شمار کیے جائیں گے۔

دلیل: نبی کریم ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ہدایت دی کہ جتنے دنوں میں انہیں عادتاً حیض آتا ہے ان دنوں میں نماز سے رکیں اور پھر غسل کر کے نماز شروع کر دیں۔(صحیح مسلم: حدیث 334)

صاحبہُ تمیز

اگر عورت حیض اور استحاضہ کے خون میں تمیز کر سکتی ہو تو وہ خون کی رنگت، بو، یا غلاظت کی بنیاد پر فیصلہ کر کے نماز اور عبادات ادا کرے۔

دلیل: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جب خون کالا ہو تو یہ حیض کا خون ہے، اس میں نماز چھوڑ دو، اور جب خون تبدیل ہو تو غسل کر کے نماز ادا کرو۔" (ابوداود: 286)

صاحبہُ عدم عادت و تمیز

وہ عورت جس کے حیض کے دن مقرر نہ ہوں اور جو حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق نہ کر سکتی ہو، تو وہ اپنے خاندان کی عورتوں کی عادت پر عمل کرے۔یعنی اگر خاندان کی عورتوں کے عام دن چھ یا سات ہیں تو وہ بھی ان دنوں کو حیض اور باقی کو استحاضہ شمار کرے۔

دلیل: حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا کو نبی ﷺ نے ہدایت دی "تم بھی اسی طرح کرو جیسے حیض والی عورتیں کرتی ہیں۔ حیض والی عورتیں چھے یا سات دن حیض کے دن شمار کرتی ہیں اور پھر پاک ہو جاتی ہیں۔ تم بھی اپنے حیض کے چھے یا سات دن شمار کر لو، اور اس کے بعد استحاضہ کے دن شمار کرو۔" (ابوداود: 387)

حیض اور استحاضہ کے خون میں فرق

بدبو:

حیض کا خون بدبودار ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون میں بدبو نہیں ہوتی۔

رنگ اور غلظت:

حیض کا خون گاڑھا اور کالے رنگ کا ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون پتلا اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔

چپک:

حیض کے خون میں چپک یا کھنچاؤ پایا جاتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون چپکتا نہیں ہے۔

تکلیف:

حیض کے دوران عورت کو جسمانی تکلیف محسوس ہوتی ہے، لیکن استحاضہ کے دوران عام طور پر تکلیف نہیں ہوتی۔

جمنا:

حیض کا خون نہیں جم پاتا، جبکہ استحاضہ کا خون جم جاتا ہے۔

خارج ہونے کا طریقہ:

حیض کا خون جلن کے ساتھ خارج ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون جلن کے بغیر خارج ہوتا ہے۔

یہ فرق علامات کی بنیاد پر کیا گیا ہے، اور ان میں فرق کی مدد سے عورت یہ سمجھ سکتی ہے کہ آیا اس کا خون حیض کا ہے یا استحاضہ کا۔

استحاضہ کی حالت میں طہارت کے احکام

استحاضہ کی حالت میں طہارت کے مختلف اقوال ہیں:

پہلا قول: استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لیے الگ غسل کرے۔

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا مرض لاحق تھا، تو نبی کریم ﷺ نے انہیں ہر نماز کے لیے غسل کرنے کا حکم دیا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بعض فقہا کے نزدیک ہر نماز کے لیے غسل افضل اور پاکیزگی کا سبب ہے۔

دوسرا قول: استحاضہ والی عورت دن میں تین مرتبہ غسل کرے:

1. ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل
2. مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل
3. فجر کے لیے ایک غسل

دلیل: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں ظہر و عصر کے لیے ایک غسل، مغرب و عشاء کے لیے ایک غسل، اور فجر کے لیے ایک غسل کا حکم دیا۔ (مستدرک حاکم)

تیسرا قول: دن میں ایک مرتبہ غسل کافی ہے، اور یہ زیادہ آسان اور مناسب بھی ہے۔

دلیل: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ مستحاضہ عورت ایک دن میں ایک غسل کرے۔ اس قول کی رو سے ہر نماز کے لیے غسل کی سختی نہیں رکھی گئی۔

چوتھا قول: استحاضہ کی حالت میں غسل لازم نہیں بلکہ صرف وضو کافی ہے۔

راجح قول

راجح یہ ہے کہ ہر نماز کے لیے غسل لازم نہیں، بلکہ وضو کرنا کافی ہوگا۔ غسل کرنا مستحب سمجھا گیا ہے اور اگر کوئی عورت زیادہ پاکیزگی چاہتی ہو تو دن میں ایک بار غسل بھی کر سکتی ہے۔

استحاضہ کی حالت میں وضو کے متعلق مختلف اقوال

پہلا قول: استحاضہ والی عورت ہر نماز کے لیے الگ غسل کرے۔

دلیل: اسی طرح حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے بھی روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب حیض کا خون آ جائے تو نماز چھوڑ دو، اور جب خون بند ہو جائے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ یہ بھی اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ ہر فرض نماز کے لیے الگ وضو یا غسل کرنا ضروری ہے۔

دوسرا قول: ہر فرض کی ادائیگی کے لیے، خواہ وہ فرض ادا ہو یا قضا ہو، غسل کرنا لازم ہے۔

دلیل: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"جب تمہاری حیض کی حالت ہو تو ہر نماز کے لیے وضو کرنا اور غسل کرنا ضروری ہے" (مستدرک حاکم)۔

فقہ شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ ہر فرض کے لیے الگ غسل کرنا ضروری ہے۔

اس قول کے مطابق عورت ہر فرض نماز کے لیے الگ وضو کرے گی، اور فرض یا قضا کی حالت میں وضو کرنا ضروری ہے۔

تیسرا قول: ایک ہی وضو سے نفل نمازیں پڑھی جا سکتی ہیں، لیکن ہر فرض کے لیے وضو کرنا ضروری ہے۔

دلیل: تیسرے قول کا استدلال یہ ہے کہ اگر انسان کا حدث دائمی ہے، جیسے مستحاضہ کا مسلسل خون آنا، تو طہارت کرنے سے اس کا حدث رفع نہیں ہوگا اور وہ ہمیشہ بے وضو ہی رہے گا۔ اس وجہ سے وضو کرنا مستحب ہوگا، واجب نہیں۔ اگر مستحضہ کا خون وضو کرنے کے بعد

بھی جاری ہے تو وضو کو ناقض نہیں سمجھا جائے گا،اور اگر وضو کرنے سے پہلے یہ خون ناقض نہیں ہے تو بعد میں بھی ناقض نہیں ہو گا۔

مالکیہ کے مطابق، دونوں حالتوں میں ایک ہی حکم لاگو ہو گا، یعنی وضو ٹوٹنے کا کوئی سبب نہیں۔۔

راجح قول

راجح قول یہ ہے کہ وضو کی حالت میں وہ جتنی بھی نمازیں پڑھنا چاہے، وہ تمام نمازیں ادا ہو جائیں گی۔ پھر جب اگلی نماز کا وقت آئے گا تو وہ دوبارہ وضو کرے گی۔

استحاضہ میں ازدواجی تعلقات کا حکم

پہلا قول: جمہور اہل علم کے مطابق استحاضہ کی حالت میں ازدواجی تعلقات جائز ہیں۔

دلیل: قرآن کی آیت "پس حیض کے دوران عورتوں سے دور رہو۔"(البقرۃ:222) میں حیض کے دوران تعلقات سے منع کیا گیا ہے جبکہ استحاضہ کی حالت میں اس طرح کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

دلیل: حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو استحاضہ لاحق تھا اور ان کے شوہر ان کے ساتھ تعلقات قائم کرتے تھے۔(ابوداود، حدیث:309)

دوسرا قول: امام احمد رحمہ اللہ کے مطابق ازدواجی تعلقات جائز نہیں، سوائے اس کے کہ حرام کام کا اندیشہ ہو۔

دلیل: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مستحاضہ عورت سے ازدواجی تعلقات منع ہیں، کیونکہ استحاضہ بھی ایک طرح کی گندگی ہے۔اس قول میں استحاضہ کو بھی حیض کی طرح سمجھا گیا ہے۔

دلیل: قرآن کی آیت "پس حیض کے دوران عورتوں سے دور رہو۔"(البقرۃ:222) میں حیض کے دوران تعلقات سے منع کیا گیا ہے جبکہ استحاضہ کی حالت میں اس طرح کی کوئی ممانعت نہیں ہے۔

راجح قول

راجح یہی ہے کہ جمہور کا قول درست ہے اور استحاضہ کی حالت میں ازدواجی تعلقات جائز ہیں، کیونکہ شریعت نے حیض کی ممانعت کی ہے اور استحاضہ کو حیض کے ساتھ شامل نہیں کیا۔

Zyada Se Zyada Muddat e Nifas

Pehla Qaul: Fiqh Hanfiyah aur Fiqh Hanabilah ke mutabiq nifas ki zyada se zyada muddat chaalis din hai.
Daleel: Hazrat Umm e Salma رضی اللہ عنہا riwayat karti hain ke Nabi Kareem ﷺ ke zamane mein nifas wali auratein chaalis din ka intezar kiya karti thein. (Abu Dawood, Hadith: 311)
Is hadees mein is baat ka tazkira hai ke aksar auratein chaalis din tak nifas ka khoon dekhti thin, jis se chaalis din ki muddat ko aam riwayat qarar diya gaya.
Is mein madad ki had bandi nahi hai- baaz auraton ke baare mein mojood hai ek aurat jise Saba Aslamiyah kaha gaya hai, ke shohar ne usay talaq di ya wo wafat ho gaye, aur wiladat ke thodi dair baad hi wo paak ho gayi. Us ne Nabi Kareem ﷺ se poocha ke kya wo ab shadi kar sakti hai? Nabi ﷺ ne farmaya ke haan, kyunki jab aurat paak ho jaye to us par taharat ka hukam lagu ho jata hai, chahay chaalis din ka intezar na bhi kiya jaye.

Dosra Qaul: Fiqh Maalikiyah aur Fiqh Shafi'iyah ke mutabiq nifas ki zyada se zyada muddat saath din bhi ho sakti hai.
Daleel: Imam Nawawi رحمہ اللہ ne naql kiya ke is silsile mein koi qatee daleel mojood nahi, aur har mashart aur jismani halat ke mutabiq ye muddat mukhtalif ho sakti hai. Imam Nawawi ka kehna hai ke agar khoon do mah tak jari rahe to nifas hi shumar kiya ja sakta hai.

Raajih Qaul:
Aam tor par chaalis din ka qaul raajihhai, aur agar aurat chaalis din mein paak na ho to tabeeb (doctor) se rujoo karna behtar hoga. Agar doctor kahe ke khoon bemari ki wajah se hai to iska shumar istehaza mein hoga, warna nifas hi samjha jaye ga.

Istehaza ke Ahkaam

Istehaza ek aisi haalat hai jis mein aurat ke makhsoos ayyam khatam hone ke baad bhi musalsal khoon jari rehta hai, jo ke bemari ka khoon samjha jata hai. Istehaza ka lafzi ma'ni hai "bemari ke khoon ka jari rehna", aur is ke ahkaam aur ibaadat mein haiz aur nifas se mukhtalif hain.

Istehaza aur Haiz mein Farq

Saahibah e Aadat

Wo aurat jise haiz ke makhsoos din muqarrar hon (jaise che ya saat din) aur is doran hi khoon ata ho, lekin agar ye khoon musalsal jari rahe to aadat wale dino mein haiz shumar honge aur baqi din istehaza shumar kiye jayenge.

Daleel: Nabi Kareem ﷺ ne Hazrat Umm e Habiba رضی اللہ عنہا ko hidayat di ke jitne dinon mein unhe aadatan haiz ata hai un dinon mein namaz se ruki rahen aur phir ghusal kar ke namaz shuru kar dein. (Sahih Muslim: Hadith 334)

Saahibah e Tameez

Agar aurat haiz aur istehaza ke khoon mein tameez kar sakti ho to wo khoon ki rangat, boo, ya ghilzat ki buniyad par faisla kar ke namaz aur ibaadat ada kare.
Daleel: Hazrat Fatima bint e Abi Hubaish رضی اللہ عنہا se riwayat hai ke Nabi Kareem ﷺ ne farmaya: "Jab khoon kaala ho to ye haiz ka khoon hai, is mein namaz chhod do, aur jab khoon tabdeel ho to ghusal kar ke namaz ada karo." (Abu Dawood: 286)

Saahibah e Adam e Aadat aur Tameez

Wo aurat jise haiz ke din muqarrar na hon aur jo haiz aur istehaza ke khoon mein farq na kar sakti ho, to wo apne khandan ki auraton ki aadat par amal kare. Yaani agar khandan ki auraton ke aam din che ya saat hain to wo bhi un dino ko haiz aur baqi ko istehaza shumar kare.
Daleel: Hazrat Hamna bint e Jahsh رضی اللہ عنہا ko Nabi ﷺ ne hidayat di "Tum bhi isi tarah karo jaise haiz wali auratein karti hain. Haiz wali auratein che ya saat din haiz ke din shumar karti hain aur phir paak ho jati hain. Tum bhi apne haiz ke che ya saat din shumar kar lo, aur is ke baad istehaza ke din shumar karo."(Abu Dawood: 387)

Haiz aur Istehaza ke Khoon mein Farq

- **Badboo**: Haiz ka khoon badbudaar hota hai, jabke istehaza ka khoon mein badboo nahi hoti.
- **Rang aur Ghilzat**: Haiz ka khoon gaadha aur kaale rang ka hota hai, jabke istehaza ka khoon patla aur surkh rang ka hota hai.
- **Chibak**: Haiz ke khoon mein chibak ya khinchao paaya jata hai, jabke istehaza ka khoon chibakta nahi hai.
- **Takleef**: Haiz ke doran aurat ko jismani takleef mehsoos hoti hai, lekin istehaza ke doran aam tor par takleef nahi hoti.
- **Jamna**: Haiz ka khoon nahi jam pata, jabke istehaza ka khoon jam jata hai.

- **Kharij hone ka tareeqa**: Haiz ka khoon jalan ke sath kharij hota hai, jabke istehaza ka khoon jalan ke baghair kharij hota hai.

Ye farq alamat ki buniyad par kiya gaya hai, aur in mein farq ki madad se aurat ye samajh sakti hai ke aya us ka khoon haiz ka hai ya istehaza ka.

Istehaza ki Haalat mein Taharat ke Ahkaam

Istehaza ki haalat mein taharat ke mukhtalif aqwaal hain:
Pehla Qaul: Istehaza wali aurat har namaz ke liye alag ghusal kare.
Daleel: Hazrat Ayesha رضی اللہ عنہا se riwayat hai ke Umm e Habiba رضی اللہ عنہا ko istehaza ka marz laahaq tha, to Nabi Kareem ﷺ ne unhein har namaz ke liye ghusal karne ka hukm diya. Is se sabit hota hai ke baaz fuqaha ke nazdeek har namaz ke liye ghusal afzal aur paakizgi ka sabab hai.

Dosra Qaul: Istehaza wali aurat din mein teen martaba ghusal kare:

- Zohar aur Asar ke liye ek ghusal
- Maghrib aur Isha ke liye ek ghusal
- Fajr ke liye ek ghusal

Daleel: Hazrat Fatima bint e Abi Hubaish رضی اللہ عنہا riwayat karti hain ke Nabi ﷺ ne unhein Zohar wa Asar ke liye ek ghusal, Maghrib wa Isha ke liye ek ghusal, aur Fajr ke liye ek ghusal ka hukm diya. (Mustadrak Hakim)

Teesra Qaul: Din mein ek martaba ghusal kafi hai, aur ye zyada aasaan aur munasib bhi hai.
Daleel: Hazrat Ali رضی اللہ عنہ se manqool hai ke mustahaza aurat ek din mein ek ghusal kare. Is qaul ki ro se har namaz ke liye ghusal ki sakhti nahi rakhi gayi.

Chautha Qaul: Istehaza ki haalat mein ghusal laazim nahi balki sirf wuzu kafi hai.

Raajih Qaul

Raajihye hai ke har namaz ke liye ghusal laazim nahi, balki wuzu karna kafi hoga. Ghusal karna mustahab samjha gaya hai aur agar koi aurat zyada paakizgi chahti ho to din mein ek baar ghusal bhi kar sakti hai.

Istehaza ki Haalat mein Wuzu ke Mutaliq Mukhtalif Aqwaal

Pehla Qaul: Istehaza wali aurat har namaz ke liye alag ghusal kare.
Daleel: Isi tarah Hazrat Fatima bint e Abi Hubaish رضی اللہ عنہا ne bhi riwayat kiya ke Nabi ﷺ ne farmaya ke jab haiz ka khoon aa jaye to namaz chhod do, aur jab khoon band ho jaye to wuzu kar

ke namaz padho. Ye bhi is baat ko sabit karta hai ke har farz namaz ke liye alag wuzu ya ghusal karna zaroori hai.

Dosra Qaul: Har farz ki adaigi ke liye, khwah wo farz ada ho ya qaza ho, ghusal karna laazim hai.
Daleel: Hazrat Fatima bint e Abi Hubaish رضی اللہ عنہا ki riwayat hai ke Nabi ﷺ ne farmaya: "Jab tumhari haiz ki haalat ho to har namaz ke liye wuzu karna aur ghusal karna zaroori hai" (Mustadrak Hakim). Fiqh Shafi'iyah ka bhi yehi qaul hai ke har farz ke liye alag ghusal karna zaroori hai.

Teesra Qaul: Ek hi wuzu se nafal namazein padhi ja sakti hain, lekin har farz ke liye wuzu karna zaroori hai.
Daleel: Teesre qaul ka istadlal ye hai ke agar insan ka hadas daimi hai, jaise mustahaza ka musalsal khoon ana, to taharat karne se us ka hadas rafa nahi hoga aur wo hamesha bewazu hi rahega. Is wajah se wuzu karna mustahab hoga, wajib nahi. Agar mustahaza ka khoon wuzu karne ke baad bhi jari hai to wuzu ko naqiz nahi samjha jaye ga, aur agar wuzu karne se pehle ye khoon naqiz nahi hai to baad mein bhi naqiz nahi hoga. Malikiya ke mutabiq, dono halaton mein ek hi hukam lagu hoga, yani wuzu tootne ka koi sabab nahi.

Raajih Qaul

Raajihqaul ye hai ke wuzu ki haalat mein wo jitni bhi namazein parhna chahe, wo tamam namazein ada ho jayengi. Phir jab agli namaz ka waqt aayega to wo dobara wuzu karegi.

Istehaza mein Azdawaji Talluqaat ka Hukam

Pehla Qaul: Jumhoor ahle ilm ke mutabiq istehaza ki haalat mein azdawaji talluqaat jaiz hain.
Daleel: Qur'an ki ayat "Pas haiz ke doran auraton se door raho." (Al-Baqarah: 222) mein haiz ke doran talluqaat se mana kiya gaya hai jabke istehaza ki haalat mein is tarah ki koi mamaniyat nahi hai.
Daleel: Hazrat Ikrimah رحمہ اللہ se marwi hai ke Umm e Habiba رضی اللہ عنہا ko istehaza laahaq tha aur unke shohar unke sath talluqaat qaim karte the. (Abu Dawood, Hadith: 309)

Dosra Qaul: Imam Ahmad رحمہ اللہ ke mutabiq azdawaji talluqaat jaiz nahi, siwaye is ke ke haram kaam ka andesha ho.
Daleel: Hazrat Ayesha رضی اللہ عنہا se riwayat hai ke mustahaza aurat se azdawaji talluqaat mana hain, kyunki istehaza bhi ek tarah ki gandagi hai. Is qaul mein istehaza ko bhi haiz ki tarah samjha gaya hai.
Daleel: Qur'an ki ayat "Pas haiz ke doran auraton se door raho." (Al-Baqarah: 222) mein haiz ke doran talluqaat se mana kiya gaya hai jabke istehaza ki haalat mein is tarah ki koi mamaniyat nahi hai.

Raajih Qaul

Raajihyehi hai ke jumhoor ka qaul durust hai aur istehaza ki haalat mein azdawaji talluqaat jaiz hain, kyunki shariat ne haiz ki mamaniyat ki hai aur istehaza ko haiz ke sath shamil nahi kiya.